السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری آمدنی محدوداور اولاد زیادہ ہے تو کیا میرے لیے خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں کو اپنانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کیلئے منصوبہ بندی جائز نہیں ہے۔ ارشادباری تعالی ہے:

نَّحنُ نَرزُقُهُم وَإِيّاكُم ... سورة الاسراء ٣١

''ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔''

ہاں کئی طریقے ایسے ہیں جن کی وجہ سے حمل میں تاخیر ہوجاتی ہے مثلاًبچے کی رضاعت کے دنوں میں عموماً حمل قرار نہیں پاتا۔ طہارت کے ایک یا دو ہفتے بعد مباشرت کی جائے۔ تو اس سے بھی عموماً حمل قرار نہیں پاتا کیونکہ عموماً حمل اس صورت میں قرار پاتا ہے جب حیض سے عورت کے فارغ ہونے کے فوراًبعد مباشرت کی جائے 'عزل کے طریقے کو استعمال کر کے بھی حمل کو موخر کیا جا سکتا ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انزال شرمگاہ سے باہر کر دیا جائے اور اگر میاں بیوی اس پر متفق ہوں تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح چالیس دن سے پہلے کسی مباح دوا کے ساتھ صحیح مقصد کی خاطر نطفہ کا اسقاط بھی جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 214

محدث فتویٰ